نمبر ۱۲۰ | مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

۷-اپریل کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل بعد نماز عید قے۔ اور متلی کی شکائت ہوگئی۔ اور حرارت بھی رہی۔ آج نسبتاً آرام ہے۔

۶ اپریل نماز عید الضحےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے باغ میں پڑھائی۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کے شاندار انجام پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد کئی ہزار مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے مجمع سمیت دُعا فرمائی۔ پھر تمام مردوں نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ارد گرد کے دیہات کے علاوہ مختلف مقامات کے کئی اصحاب بھی تشریف لائے ہوئے تھے ؞

جناب مفتی محمد صادق صاحب دہلی سے واپس آگئے ہیں ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حق اور ہدیٰ

"ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ پر سوچتے سوچتے مجھے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس میں دو لفظ ہدیٰ اور حق کے رکھے ہیں۔ ہدیٰ تو یہ ہے کہ اندر روشنی پیدا کرے معمّہ نہ رہے۔ یہ گویا اندرونی اصلاح کی طرف اشارہ ہے۔ جو مہدی کا کام ہے۔ اور حق کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ خارجی طور پر باطل کو شکست دے۔ چنانچہ دوسری جگہ آیا ہے۔ جاء الحق وزھق الباطل اور خود اس آیت میں بھی فرمایا ہے لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یعنی اس رسول کی آمد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ حق کو غلبہ دیگا۔ یہ غلبہ تلوار اور تفنگ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ وجوہ عقلیہ سے ہوگا۔ یاد رکھو۔ کہ پاک صاف عقل کا خاصہ ہے۔ کہ وہ قصور پر اکتفا نہیں کرتی۔ بلکہ اسرار کو کھینچ لاتی ہے۔ اسی واسطے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جنکو حکمت دیگئی۔ ان کو خیر کثیر دیگئی ہے۔" (الحکم ۱۰-اپریل ۱۹۰۲ء)

امریکہ میں نومسلموں کا تبلیغی سفر

۹۲ اصحاب نے اسلام قبول کیا

جناب ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب احمدی مبلغ پٹس برگ (امریکہ) سے اپنے ایک تازہ خط میں لکھتے ہیں:۔

عاجز معہ چار نومسلموں کے دو ہفتہ کے تبلیغی دورہ کے بعد پٹس برگ واپس پہونچا۔ اس دورہ میں نوسو میل کا سفر کیا گیا۔ تین پبلک لیکچر شہر کلیولینڈ میں چار پبلک لیکچر اور دو خطبات سٹسناٹی میں۔ دو پبلک لیکچر شہر ینگس ٹون میں دیئے گئے۔ ۵۷۔ اصحاب کلیولینڈ میں۔ اور ۳۵ سٹسناٹی میں کل ۹۲۔ داخل اسلام ہوئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ کئی ایک پریس کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت اچھے مضامین شائع کئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کام بہت پھیل گیا ہے۔ ایک نومسلم نے مشن کو اپنی نئی کار چند ماہ کے لئے دے دی ہے اللہ تعالےٰ اسے جزائے خیر دے۔

احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے اور نومسلمین کے لئے دعا فرمائیں۔

مظلومین کشمیر کی دادرسی

نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی کا نتیجہ

شری راجہ صاحب پونچھ کا شکریہ

پونچھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شری راجہ صاحب پونچھ نے ان مظلوم نمبرداروں کو اپیل پر بری کر دیا ہے۔ جو ایک سال سے جیل میں پڑے سسک رہے تھے۔ نیز علاقہ تھکیالہ پڑاوہ سے تعزیری چوکیاں بھی اٹھالی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں تھکیالہ پڑاوہ کی کسٹم چوکیاں جن کی وجہ سے پونچھ کے باشندوں کو دو دفعہ کسٹم ادا کرنا پڑتا تھا۔ اور جو اس علاوہ کے گزشتہ سال کے ہنگامہ کے بواعث میں سے ایک باعث تھیں۔ ان کو بھی بند کر دیا گیا ہے:۔

یہ وہ تین اہم امور ہیں۔ جن کے متعلق جد و جہد کر رہے تھے پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بحیثیت سیاسی نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کئی مقامات پر تشریف لے جاتے رہے۔ الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص توجہ کے ماتحت مظلومین کی دادرسی ہوئی:۔

اس موقعہ پر ہم شری راجہ صاحب پونچھ اور ان کے دانشمند اور مآل اندیش وزیر جناب سید حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی رعایا کو عدل و انصاف سے بہرہ اندوز کیا نیز مسٹر ایل۔ ڈبلیو۔ جارڈین سپیشل منسٹر بھی خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے جاگیر پونچھ کے بگڑے ہوئے حالات کو سنوارنے اور ظلم و تعدی کو روکنے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ افسوس ہے۔ کہ مسٹر جارڈن مدت تعین ختم ہونے پر ریاست سے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ابھی کچھ عرصہ کے لئے ان کی قیمتی خدمات کی ضرورت تھی۔ اور اگر حکومت کشمیر ان سے فائدہ اٹھائے تو دور اندیشی کا ثبوت دے گی:۔

جاگیر پونچھ کے متعلق مندرجہ بالا خوش کن حالات پیش کرتے ہوئے ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف سخت اشتعال انگیز شکایات آ رہی ہیں۔ حکام بالا کو جلد اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے:۔

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کی کراچی میں آمد

احمدی جماعتوں کے نمائندوں کی طرف سے پرجوش استقبال

کراچی ۶۔ اپریل۔ بابو عبدالکریم صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ آج خانصاحب منشی فرزند علی صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن کا وارسوا جہاز کے بورڈ پر مقامی جماعت حیدر آباد۔ ٹھر پارکر ضلع نوابشاہ کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندوں نے پرجوش استقبال کیا اور ہار پہنائے۔ دعا کرنے کے بعد خانصاحب موصوف نے اس ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جو انجمن احمدیہ کی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ دلچسپ تقریر کی اور فرمایا۔ روٹری کلب کے ذریعہ جو برطانیہ کے ہر طبقہ کے اعلیٰ قابلیت اشخاص پر مشتمل ہے۔ مجھے ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں خدا کے فضل سے کامیابی ہوئی۔ جو مغرب میں اسلام کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ اور میں اسلام کی تائید میں فضا پیدا کر سکا۔ یہ تقریب ٹی پارٹی پر اختتام پذیر ہوئی:۔

مجلس مشاورت پر آنے والے احباب

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ جو مجلس مشاورت پر دارالامان تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ از راہ مہربانی صدر انجمن احمدیہ کے اخبارات "الفضل"، "مصباح" "ریویو آف ریلیجنز" کے متعلق بھی اپنے اپنے حلقہ اثر کی کارگزاری پر نظر ثانی فرماتے آئیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بارہا جلسہ سالانہ پر اور مجلس مشاورت میں بھی ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ "الفضل" کے خریدار کئی سال سے ایک خاص تعداد پر ٹھہرے ہوئے ہیں حالانکہ ہزاروں نئے احمدی سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آپ یہ دیکھیں۔ کون کون باوجود استطاعت اخبار نہیں خریدتا۔ اور کون کون خریداری چھوڑ چکا ہے۔ اور ان کو دوبارہ خریدار بنائیں۔ آپ کے گھروں کی تعلیم و تربیت ترقی و بہبودی کا بہت سا کام "مصباح" کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر گھر میں۔ ہر خاندان میں ایک پرچہ "مصباح" کا ضرور منگوانا چاہیئے۔ اور اپنے علمی و مذہبی معلومات میں اضافے اور مناظرات و دعوت و تبلیغ کے لئے اردو ریویو آف ریلیجنز کا منگوانا بھی نہایت ضروری ہے۔ یہی وہ رسالہ ہے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی خواہش ظاہر فرما چکے ہیں۔ کہ دس ہزار خریدار اس کا کم از کم ہونا چاہیئے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ معتمدان جماعت ہائے احمدیہ اپنی فرض شناسی سے عند اللہ ماجور ہونگے

(مہتمم طبع و اشاعت۔ قادیان)

حربۂ تکفیر اور علماء سو

اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف ہر طرف سے مخالفت کا جو طوفان آیا ہوا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ زور جس چیز پر دیا جا رہا ہے۔ وہ کفر کا فتوے ہے یہی وہ حربہ ہے۔ جو آج تک خدا تعالےٰ کے ماموریں اور مقربین کے متعلق استعمال کیا گیا۔ اور یہی آج از سر نو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے غلاموں کے متعلق استعمال کیا جا رہا ہے چونکہ عام لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں ہوتے۔ کہ کفر بازی کا مشغلہ علماء سو کی پہچان کا بہت بڑا نشان ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ روحانیت ان کے سینوں سے اس طرح نکل گئی ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے اڑ جاتا ہے۔ اس لئے وہ ان کے حامی بن کر بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ سعادت مند اور سعید الفطرت انسانوں کو اس خطرناک راہ سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں دکھایا جائے کہ خدا تعالےٰ کے ہر مامور اور رسول کے ساتھ روحانیت کے دشمن یہی سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ اور کوئی خدا رسیدہ انسان جس نے مخلوق خدا کو صراط مستقیم دکھلانے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۳ء

شاورھم فی الامر کی عملی تفسیر اور اس کے متعلق ضروری ہدایات

مجلس مشاورت کے برکات

خاص انتظام کے ساتھ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۲ء میں فرمایا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے چند ہی سالوں میں جہاں اس مجلس کو بہت بڑی اہمیت اور وسعت حاصل ہو چکی ہے وہاں اس کے فوائد اور برکات سے بھی جماعت احمدیہ اچھی طرح واقف ہو گئی ہے۔ یہ مشاورت دراصل شاورھم فی الامر کی نہایت لطیف تفسیر اور جماعت میں اخلاص اور تقوےٰ۔ قربانی اور ایثار۔ عمل اور قوت پیدا کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ جماعت کو سلسلہ سے متعلق ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کرانے اور انہیں سرانجام دینے کا طریق بتانے نیز اتحاد و انتظام کے قائم رکھنے کی یہ بہترین سبیل ہے ؛

ہر جماعت کے نمائندوں کی شرکت

اس موقعہ پر کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک جماعت اپنی طرف سے بہترین آدمیوں کو اپنے نمائندے بنا کر بھیجے۔ جو آئندہ سال کے لئے جماعت کا لائحہ عمل تجویز کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مشورہ پیش کریں۔ پھر حضور ایسے امور کے متعلق جو فیصلے فرمائیں۔ انہیں وہ نمائندے اپنی اپنی جماعت میں نافذ کریں۔ اور ان پر عمل کرائیں۔ دراصل جب کوئی جماعت اپنی نمائندگی کا حق ایک یا دو یا زیادہ اصحاب کو دے کر مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے بھیجتی ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرتی ہے۔ کہ وہ نمائندے جو فیصلہ اسے سنائیں گے اسے بسر و چشم منظور کرے گی۔ اور اس کو عمل میں لانے کے لئے ہر ممکن سعی کرے گی۔ اس طرح ساری کی ساری جماعت گویا ہر مجلس مشاورت میں نئے سرے سے اس بات کا عہد کرتی ہے کہ اسلام کی اشاعت وحفاظت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بیش از پیش سرگرمی اور جد و جہد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے ؛

ظاہر ہے۔ کہ مجلس مشاورت کی یہ غرض نہایت اہم اور جماعت کی ترقی و استحکام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جب جماعت کا ہر ایک فرد یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس سے دین کے لئے جس قربانی اور ایثار کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ اس کے مشورہ سے تجویز کردہ ہے اور اس بابرکت وجود کی مہر تصدیق اس پر ثبت ہے جسے خدا تعالےٰ نے جماعت کی راہ نمائی کے لئے مقرر کیا۔ تو اس کے دل میں خاص ولولہ اور جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی قربانی اس کے لئے نہایت آسان ہو جاتی ہے۔ اسی امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر ایک جماعت کو بار بار تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نمائندے منتخب کر کے مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے ضرور بھیجیں۔ اور اس طرح بالواسطہ شریک ہو کر اپنے مشورے پیش کریں ؛

اس سال جیسا کہ اعلانات میں بتایا جا چکا ہے مجلس مشاورت کا انعقاد ۱۴-۱۵-۱۶ / اپریل کو ہوگا۔ ضروری ہے۔ کہ اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور شاندار بنانے کے لئے ہندوستان کی ہر احمدی انجمن اپنے نمائندے بھیجے۔ تاکہ وہ ان امور کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنے مشورے پیش کر سکیں۔ جو اس دفعہ پیش ہونے والے ہیں۔ اور جن کی اہمیت کا اندازہ مجلس مشاورت کے ایجنڈا سے لگایا جا سکتا ہے۔ اصل ایجنڈا اور اس کا تتمہ ہر ایک جماعت کو بھیجا جا چکا ہے۔ تاکہ اس میں درج شدہ امور کے متعلق جماعتوں کی جو رائے ہو۔ اس سے وہ اپنے نمائندوں کو مطلع کر سکیں

ایجنڈا کا خلاصہ

گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی ایجنڈا میں نہایت اہم امور درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں احمدیوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور اس بات کی ضرورت محسوس کی جا[تی ہے] کہ ہر ایک صوبہ میں ترقی و تبلیغ اسلام کے لئے ایک متحدہ [نظام] پیدا کی جائے۔ افراد جماعت ہائے احمدیہ کی تعلیم و تربیت کی نگہداشت کی جائے۔ چندوں کی باقاعدہ وصولی اور ادا[ئیگی] کا معقول انتظام کیا جائے۔ رشتہ ناطہ کے متعلق جو مشکلات ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔ افراد جماعت کے لئے ذرائع مع[اش] پیدا کئے جائیں۔ اس لئے نظارت اعلیٰ کی طرف سے پرا[ونشل] انجمنیں بنانے کے قواعد و مقاصد برائے غور پیش کئے گئے ہیں۔ نظارت بیت المال کی طرف سے آمد و خرچ کا سالانہ بجٹ جو کئی لاکھ روپیہ کا ہے۔ پیش کیا گیا ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے نظام تبلیغ کو زیادہ مؤثر اور زیادہ نتیجہ خیز بنانے کے لئے نہایت اہم تجویز پیش کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور امور بھی ہیں۔ غرض اس دفعہ کا ایجنڈا بھی نہایت اہم امور پر مشتمل ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ ہر ایک علاقہ اور ہر ایک صوبہ کی انجمنیں اپنے بہترین نمائندے حسب قاعدہ منتخب کر کے بھیجیں۔

مشورہ دینے والوں کے لئے ضروری ہدایات

اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ نمائندوں کو مشورہ دیتے وقت جن باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور جن کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلی مجلس مشاورت میں فرمائی تھی۔ ان کا اعادہ کر دیا جائے۔ تاکہ مجلس مشاورت میں شریک ہونے والے اصحاب ان سے آگاہ ہو کر بہتر سے بہتر صورت میں مشورہ دے سکیں ؛

حضور نے مجلس مشاورت میں شریک ہونے والوں کے لئے سب سے پہلی نصیحت یہ فرمائی۔ کہ ہم خدا کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے ہماری نظر خدا پر ہونی چاہیئے۔ چونکہ ساری دنیا سے ہمارا مقابلہ ہے۔ اور ان لوگوں سے مقابلہ ہے۔ جو تجربہ میں۔ انتظام میں۔ قدرت میں۔ اختیار میں ہم سے زیادہ ہیں۔ ان کے پاس مال بھی ہے۔ ان کے قبضہ میں فوج بھی ہے۔ حکومت بھی ہے۔ لیکن ہم جنہوں نے دنیا کو فتح کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہمارے پاس نہ قوت ہے۔ نہ مال ہے۔ نہ تجربہ ہے۔ نہ واقف کار لوگ ہیں۔ گویا ہم ہر بات میں ان سے کمزور ہیں۔ اس لئے ہمارے مشورے تبھی مفید ہو سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر نظر رکھیں اس لئے پہلی نصیحت میں یہ کرتا ہوں۔ کہ ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے۔ اور دعا کرے۔ کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں۔ تو میری راہ نمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے۔ نہ ایسا ہو۔ کہ کوئی رائے غلط دوں۔ اور اس پر زور دوں۔ کہ مانی جائے۔ اور اس سے دین کو نقصان پہونچے۔ نہ ایسا ہو۔ کہ کوئی ایسی رائے دے۔ جو میں تو غلط ...

(اس کی چکنی چپڑی باتوں یا طلاقت لسانی سے میں اس سے متفق ہو جاؤں۔ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے۔ نہ ایسا ہو۔ کہ میری رائے غلط اور مضر ہو۔ اور نہ یہ ہو۔ کہ میں کسی کی غلط رائے کی تائید کر دوں میری نیت درست نہ ہے۔ میری رائے درست ہو۔ اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔

اس کے متعلق حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ دعا ہر ایک دوست کو کرنی چاہیئے۔ اور ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ جب بھی ہماری جماعت مشورہ کرنے لگے۔ اس دعا کی اہمیت اور ضرورت اس وقت بہت بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ آج کل ہمارے خلاف ہر طرف سے مخالفت کا طوفان اٹھ رہا ہے۔ اور ہر معاند اپنی ساری طاقت اور قوت صرف کر رہا ہے۔ ابتدائی زمانہ میں بھی مخالفت کا بہت زور تھا۔ لیکن اس وقت مخالفین یہ سمجھتے تھے۔ کہ احمدیت کے پودے کو اکھیڑ پھینکنا ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔ لیکن اب احمدیت کی ترقی اور روز افزوں غلبہ نے انہیں حواس باختہ کر دیا ہے اور وہ یہ خیال کر رہے ہیں۔ کہ اگر اس وقت انہوں نے سارا زور صرف نہ کیا۔ تو پھر ان کے لئے کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔ ایسی حالت میں جب جماعت احمدیہ اپنی حفاظت اور ترقی کی تجاویز کے متعلق مشورہ کرنے لگے۔ تو ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ پر ہی نظر ہو۔ اور اسی سے کامیابی کی دعا مانگی جائے۔

دوسری نصیحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرمائی۔ کہ

جب کبھی مشورہ ہو۔ تو ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ لوگوں نے بعض باتیں دل میں ٹھانی ہوئی ہوتی ہیں کہ یہ منوائیں گے۔ لیکن مشورہ کے یہ معنے نہیں۔ کہ ایسی باتوں کو بیان کرو۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو۔ اور صحیح بات بیان کرنی چاہیئے ؛

تیسرے۔ یہ کہ جب مشورہ کرنے کے لئے بیٹھیں۔ تو مقدم نیت یہ کر لیں۔ کہ جس کام کے لئے مشورہ کرنے لگے ہیں۔ اس میں کس کی رائے مفید ہو سکتی ہے۔ نہ یہ کہ میری رائے مانی جائے

چوتھے یہ کہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ آج بھی اور آئندہ بھی ہر وقت جب مشورہ لیا جائے۔ تو کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے

پانچویں جو سچی بات ہو۔ اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ اسے کوئی پیش کرے۔

چھٹے کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیا جانے چاہیئے۔ کہ دوسروں کی باتیں سنیں ان کا موازنہ کریں۔ اور پھر رائے پیش کریں

ساتویں ہم دینی جماعت ہیں اس لئے ہمیں اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے۔ جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو

آٹھویں ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ہماری تجاویز نہ صرف غلط نہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی مدنظر رہے۔ کہ جن کے مقابلہ میں ہم کھڑے ہیں۔ ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور موثر ہوں ہمارا کام ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دشمن کے کام سے مضبوط ہو

یہ ہدایات یاد دہانی کے طور پر اور اس لئے بھی کہ کئی ایک نمائندے نئے ہوتے ہیں۔ درج کر دی گئی ہیں۔ ہر نمائندہ کو ان کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے ؛

گاندھی جی اور مندر پرویش بل

گاندھی جی نے اچھوتوں کو صرف ایک مندر گورو دیور میں داخل ہونے کی اجازت دلانے کے لئے فاقہ کشی کی جو دھمکی دی تھی۔ وہ پہلے ہی نمائشی معلوم ہوتی تھی۔ لیکن جب عمل کا وقت آیا۔ تو انہوں نے لٹیا ہی ڈبو دی۔ اور صرف اس بنا پر فاقہ کشی سے اجتناب اختیار کر لیا۔ کہ مدراس کونسل اور اسمبلی میں اچھوتوں کے حقوق کے متعلق بل پیش ہونے کا سوال وائسرائے ہند کے زیر غور ہے۔ اگر اس طرح یہ سوال حل نہ ہوا۔ تو پھر وہ فاقہ کشی کا حربہ استعمال کریں گے۔ اس کے بعد جب وائسرائے ہند نے صرف اسمبلی میں بل پیش کرنے کی اجازت دی۔ تو گاندھی جی اور ان کے حامیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ جلد سے جلد اسمبلی میں یہ بل پاس کر دیا جائے۔ اور فوراً اس کا نفاذ ہو جائے۔ حتیٰ کہ اسے خاص طور پر پیش کرنے کی اجازت کے لئے وائسرائے سے درخواست کی گئی۔ جو منظور نہ ہوئی۔ پھر کہا گیا۔ کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے شائع نہ کیا جائے۔ بلکہ جھٹ پٹ منظور کر دیا جائے ؛

لیکن حالت یہ ہے۔ کہ اسمبلی میں اس بل کے پیش ہونے کی ابھی تک نوبت ہی نہیں آئی۔ اور یہ بات بھی کئی مہینوں کے لئے ملتوی ہو گئی ہے ؛

اس امر کا ذکر کرتا ہوا اخبار "ملاپ" (۲۸ مارچ) لکھتا ہے۔

"مہاتما گاندھی تو اسمبلی کے اسی اجلاس میں بل کو پاس ہوا دیکھنے کے خواہشمند تھے۔ خیال کیجئے۔ کہ ان کو جب معلوم ہوا ہوگا کہ بل کے مشتہر کرنے کی تحریک بھی ابھی کھٹائی میں ڈال دی گئی ہے تو ان کے آتما کو کتنا دکھ ہوا ہوگا"

گاندھی جی نے حکومت سے تو کہہ دیا تھا۔ کہ اگر بل پیش کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ تو وہ اس کے سر چڑھ کر مر جائیں گے۔ لیکن اب جبکہ حکومت اجازت دے چکی ہے۔ مگر اسمبلی کے ہندو ممبر روکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ "ملاپ" نے لکھا ہے کہ

"دراصل کٹر پنتھیوں نے پہلے ہی سازش کر رکھی تھی۔ کہ بحث کو لمبا کر دیا جائے۔ تاکہ یہ دن گزر جائے۔ اور وقت کے بعد اور کوئی وقت بحث کے لئے نہ دیا جائے"

تو گاندھی جی ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اپنے اس نئے اور آخری شغل میں بھی انہیں کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آئی۔ اور اب وہ اس سے بھی علیحدگی اختیار کر چکے۔ یا علیحدگی اختیار کرنے پر غور فرما رہے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ جس تحریک کو انہوں نے اتنے زور شور سے شروع کیا۔ اور جس کی خاطر بھوکا رہ کر جان دے دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اسے اس طرح دم توڑتی ہوئی دیکھ کر بھی خاموش بیٹھے رہیں۔ اور اپنی دل بستگی کے لئے حکومت سے بڑی بڑی دور بینیں حاصل کر کے فضائے آسمانی کی سیر میں مصروف ہوں ؛

پنجاب میونسپل امینڈمنٹ بل کی منظوری

تین روز کی طویل بحث کے بعد ۳ اپریل ۱۹۳۳ء کو پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر بلدیات کی تحریک پنجاب میونسپل امینڈمنٹ پاس ہو گئی۔ کونسل کے مسلمان ممبروں اور بعض غیر مسلم ممبروں نے جن میں مسٹر اوون رابرٹس انگریز بھی شامل تھے۔ تحریک کے خلاف نہایت پُر زور تقریریں کیں۔ اور ہر پہلو سے اسے مضر اور مفاد عامہ کے خلاف ثابت کیا۔ لیکن ہندو اور سرکاری ممبروں کی امداد سے تحریک پاس ہو گئی ؛

اس پر کونسل کی زمیندار پارٹی جس میں ہندو مسلمان اور سکھ شامل ہیں۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اس بل کو قانونی شکل دینے کی تمام ذمہ واری وزیر۔ اور سرکاری ممبروں۔ اور ان کے پانچ چھ غیر سرکاری مددگاروں پر عائد ہوتی ہے۔ واک اوٹ کر گئے ؛

جس بل کی ابتدا ایسے ناخوشگوار طریق سے ہو رہی ہے۔ اس کے عمل میں آنے کے وقت جو بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ لیکن افسوس کہ ہندو وزیر کی امداد کرتے ہوئے سرکاری ممبروں نے اس کا کوئی خیال نہ کیا ؛

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

خانہ کعبہ کا حج ہرگز منسوخ نہیں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا تمسخر اور تجاہل

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں قادیان کے سالانہ جلسہ کی شمولیت کو ان برکات کی وجہ سے جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں "ایک قسم کا ظلی حج" قرار دیا۔ اور اسی خطبہ میں اس امر کی وضاحت فرما دی۔ کہ فریضۂ حج کعبہ جو ارکان اسلام میں سے ہے۔ ہرگز منسوخ نہیں۔ چنانچہ خطبہ کے شائع شدہ الفاظ یہ ہیں۔

"حج کی عبادت کا حصّہ تو بے شک باقی ہے۔ اور وہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔ جس طرح نماز کا فریضہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان مقررہ دنوں میں وہاں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے۔ لیکن مکہ مکرمہ میں اب چونکہ نہ کوئی ایسی جماعت تھی جو اشاعت اسلام کی ذمہ وار قرار دی گئی ہو۔ اور نہ ہی اب عربوں کی ایسی حالت۔ اور نظام تھا۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کر سکیں۔ ایسا نظام اب ہندوستان میں ہی ہے۔ اور اشاعت اسلام کا درد رکھنے والی قوم بھی اب یہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایک ظلی حج مقرر کیا۔ اور اس کا مرکز قادیان میں رکھا"

اس حوالہ کو پڑھ کر کوئی انصاف پسند انسان اس خطبہ سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کو ایک قسم کے ظلی حج کا مرکز قرار دے کر اس اصلی حج کو جو اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے منسوخ کر دیا ہے۔ مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی افتاد طبیعت چونکہ کچھ عجیب طرح کی واقعہ ہوئی ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک ایک قسم کے ظلی حج کا اعلان اصلی حج کو منسوخ کرنا۔ اور شریعت محمدیہ میں اضافہ کرنا ٹھیرتا ہے۔

(نوٹ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ پر فرما دیا تھا کہ آپ نے خطبہ میں ظلی حج کی بجائے ایک قسم کا ظلی حج کہا تھا۔ پس ظلی حج "کے الفاظ میں چونکہ خطبہ نویس کی غلطی ہے۔ اس لئے میں اپنے مضمون میں صحیح الفاظ "ایک قسم کا ظلی حج" لکھونگا۔

ظل اصل کا ناسخ نہیں ہوتا

یہ امر کسی صاحب بصیرت کے خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ ظل اصل کو منسوخ کر سکتا ہے بلکہ خود ظل کا لفظ ہی اس بات پر دلیل ہوا کرتا ہے۔ کہ اصل منسوخ نہیں۔ یہاں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خود وضاحت فرما دی ہے۔ کہ اصل حج کا فریضہ رہتی دنیا تک رہیگا۔ جس طرح نماز کا فریضہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دسمبر ۱۹۳۲ء کے سالانہ جلسہ پر "ایک قسم کے ظلی حج" کی مزید وضاحت فرما دی۔ چنانچہ حضور نے آئینہ کمالات اسلام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریر بھی پیش کر دی۔ جس میں حضور نے قادیان میں آنے کو نفلی حج سے زیادہ ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا اس تحریر کو اپنی تائید میں پیش کرنا آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ کے نزدیک ایک قسم کے ظلی حج کی اصطلاح اختیار کرنے سے مراد بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ قادیان کے جلسہ پر تحریک تبلیغ اسلام کو کامیاب بنانے کے لئے آنا ایک حد تک حج کے ثواب کا موجب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی روشنی میں نفلی حج کے ثواب سے زیادہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا تمام جھگڑا مناقشہ فی الاصطلاح ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو اگر کوئی اعتراض چاہیئے تھا۔ تو اصطلاح کے مفہوم کی صحت و عدم صحت کے متعلق ہونا چاہیئے۔ اس مفہوم پر چونکہ آپ کوئی اعتراض کر نہیں سکتے تھے لہذا ظلی حج کے الفاظ کو لے اڑے۔ اور اس پر طومار کے طومار لکھ کر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیا۔

ڈاکٹر صاحب کا اعتراض بالکل ان غیر احمدیوں کی طرح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوی نبوت کو دیکھ کر یہ کہدیا کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب شریعت اسلام کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار لکھتے رہے۔ کہ آپ کو اس قسم کی نبوت کا کوئی دعوےٰ نہیں۔

مسیح موعود کے قول کی توہین

ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر اعتراض کرتے ہوئے ایسے آپے سے باہر ہو گئے ہیں۔ کہ یہ بھی نہیں دیکھتے۔ کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین لازم نہیں آتی۔ ان کا یہ فعل صاف ثابت کر دیتا ہے کہ یہ صرف عداوت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا کرشمہ ہے جو ان سے ایسی ناجائز حرکات کا ارتکاب کراتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون کی چوتھی قسط میں جو ۱۵ فروری ۱۹۳۳ء کے پیغام صلح میں شائع ہوئی ہے۔ "کھودا پہاڑ نکلا" کے عنوان کے ماتحت یوں گل افشانی کرتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک ظلی حج مقرر ہونے کا اعلان ہو۔ جس کے ذریعہ مکہ کے حج کی موجودہ کمیوں اور نقصوں کی تلافی منظور ہو۔ اس کی تائید میں ہم نے سمجھا تھا۔ کہ جناب میاں محمود احمد صاحب کوئی تازہ بتازہ وحی الہیٰ پیش کریں گے۔ جو ان پر اس نئے رکن کے موجودہ تقرر کے متعلق نازل ہوئی ہوگی یا کوئی آیت قرآنی یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام سے استنباط اور اجتہاد ہوگا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی کھلے لفظوں میں اعلان پیش کیا جائے گا۔ لیکن اتنے اہم مسئلہ کے اعلان کی تائید میں پیش ہوا۔ تو کیا ہوا کسی شاعر کا مصرعہ کوئی سنا سنایا واقعہ۔ کسی عمل پر نفلی حج کا ثواب ملنے کا قصہ۔ مثل ہے کھودا پہاڑ تو نکلا چوہا"

ڈاکٹر صاحب نہ معلوم کیا کیا امیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ جو خاک میں مل گئیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک قسم کے ظلی حج کو اصلی حج کا قائمقام اور ناسخ قرار نہ دیا۔ بلکہ اپنی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول پیش کر کے بتا دیا۔ کہ آپ کی مراد ایک قسم کے ظلی حج سے حج کا ثواب ملنا تھی نہ کچھ اور۔ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک ان کی تمام امیدوں کے خلاف نفلی حج کے ثواب کا تصریح پیش کرنا "چوہا نکلا" کے برابر ہے۔ گویا نفلی حج سے زیادہ ثواب کی قدر و عظمت اور مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی قدر و عظمت آپ کے نزدیک چوہے کے برابر ہے۔ ہم آپ کی روحانی موت پر بے اختیار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

خلاصہ جواب

میں اوپر بتا چکا ہوں کہ ظل کبھی اصل کی تنسیخ نہیں کر سکتا۔ اور کہ ایک قسم کے ظلی حج سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ والی تشریح کے ماتحت صرف یہ ہے۔ کہ قادیان کے جلسہ میں تحریک تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لئے شمولیت اختیار کرنا ثواب کا موجب ہے۔ جو بالفاظ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نفلی حج سے زیادہ ہے۔ پس جب" ایک قسم کا ظلی حج" کی اصطلاح کا یہ مفہوم مدنظر رکھا جائے جو خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرما دیا ہے۔ تو اس کے خلاف کوئی مفہوم نکالنا سراسر ظلم اور حق و انصاف کا خون کرنا ہے۔ مگر ایسی واضح تشریح کے باوجود ڈاکٹر صاحب یہی رٹ لگا رہے ہیں۔ کہ یہ ظلی حج اصلی حج کے برابر بلکہ اس سے افضل ہے۔ اور اصلی حج کا ناسخ اور شریعت محمدیہ میں اضافہ ہے۔ ہم صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ یہ نہ اصلی حج کے برابر ہے۔ اور نہ افضل۔ ہم ایسے عقیدہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک ظلی حج سے مراد ایک حد تک حج کا ثواب ملنا ہے۔ بعض اعمال پر حج کا ثواب کا ملنا خود ڈاکٹر صاحب کو مسلم ہے۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریح کے بعد جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے ظلی حج کو اصلی کی بجائے سمجھتے ہیں اور اصلی کو منسوخ کرنے کی بنیاد رکھتے ہیں۔ وہ سراسر ظلم کرتا ہے اور خطرناک بہتان باندھتا ہے جس کے لئے اسے خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ڈاکٹر صاحب کا تمسخر

ایک قسم کے ظلی حج کی کیفیت بیان کرنے کے بعد اب میں ڈاکٹر صاحب کے دلائل کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ مگر پیشتر ازیں میں ڈاکٹر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے "ظلی مولوی فاضل" سے کیوں خطاب کیا کرتے ہیں؟ اگر وہ از رہ تمسخر مجھے چڑانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ تو میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھ میں خدا کے فضل سے ایسا چھچھوراپن نہیں۔ کہ ان کی اس قسم کی باتوں سے چڑنے لگوں۔ ہمارے نزدیک کسی ظلی کمال کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس میں تو اس خطاب کو ایک نیک فال سمجھتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت علمیہ سے آپ کے اتباع کے طفیل حصہ وافر عطا فرما کر فی الواقعہ "ظلی مولوی فاضل" بنا دے۔

مجھے یہ خطاب دینے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں نے ظلی نبوت کی حقیقت پر چند مضامین لکھے تھے۔ جن کی یاد ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کے دماغ میں تازہ رہتی ہے۔ چونکہ ان مضامین میں ظلی لفظ بار بار آیا تھا۔ اس لئے آپ نے ظلی کے لفظ سے مذاق اڑانے کی خاطر مجھے "ظلی مولوی فاضل" کہنا شروع کر دیا۔ بلکہ یہ بھی سوال کیا کہ کیا ظلی مولوی فاضل بھی مولوی فاضل ہوتا ہے اور ظلی گدھا گدھا ہوتا ہے؟ ڈاکٹر صاحب کے دل میں گو کسی خطاب کے ظلی طور پر ملنے کی کوئی عظمت نہ ہو۔ مگر ہم تو ایسے خطاب کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہاں ڈاکٹر صاحب نے "کیا ظلی گدھا گدھا ہوتا ہے" کے الفاظ استعمال کر کے اپنے مجدد وقت کی اصطلاح کا مضحکہ اڑانے کا ارتکاب کیا۔

ڈاکٹر صاحب کی پہلی دلیل

ڈاکٹر صاحب میرے سابقہ مضامین کا ذکر کرتے ہوئے ایک قسم کے ظلی حج کو اصلی حج کے برابر ثابت کرنے کی غرض سے یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ جب میرے نزدیک ظلی مومن مومن ہوتا ہے اور ظلی نبی نبی اور ظل اور اصل ایک ہی ہوتا ہے۔ تو ظلی حج اصلی حج بن جائے گا۔ یہ خلاصہ ہے آپکی پہلی دلیل کا جو پیغام صلح مورخہ ۳ر فروری کے پہلے کالم کے پہلے پیرے میں شائع ہوئی ہے مگر یہ دلیل سراسر مغالطہ سے پُر ہے۔ جیسا کہ آگے ثابت کیا جائے گا۔ فی الحال میں ڈاکٹر صاحب کی ایک چالاکی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب میری طرف یہ خیال منسوب کرتے ہیں۔ کہ گویا میں ظل اور اصل میں کوئی فرق نہیں سمجھتا حالانکہ یہ امر سراسر باطل اور ہمارے عقائد کے سخت خلاف ہے ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ظلی نبی یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تو ہیں۔ مگر تشریعی نبی نہیں۔ بلکہ غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب خود اس امر سے واقف ہیں۔ کہ ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تشریعی نبی نہیں۔ بلکہ غیر تشریعی امتی نبی یقین کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں معلم و متعلم (استاد و شاگرد) کی نسبت تسلیم کرتے ہیں یہ ایک بین فرق ہے جو ہم اصل (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ظل (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) میں تسلیم کرتے ہیں۔ پس ظل اپنے اس اصل کے برابر کبھی نہیں ہو سکتا۔ جس کا وہ ظل ہے۔ رہا یہ امر کہ میں نے ظلی مومن کو مومن اور ظلی نبی کو نبی لکھا تھا۔ سو یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر سے استنباط کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی ہوشیاری ملاحظہ ہو۔ کہ میری طرف تو یہ بات منسوب کرتے ہیں۔ کہ میں نے ظلی نبی کو نبی لکھا۔ یا ظلی مومن کو مومن کہا۔ مگر اس امر کا ذکر چھوڑ جاتے ہیں۔ کہ میں نے کس بناء پر کہا تھا

اصل معاملہ یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی ایک تحریر میں یہ سوال اٹھایا تھا۔ کہ بادشاہ کو ظل اللہ کہتے ہیں پس جب اللہ کا ظل اللہ نہیں ہو جاتا۔ تو نبی کا ظل نبی کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں خاکسار نے لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب کا یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ بادشاہ خدا کا کامل ظل نہیں ہوتا۔ بلکہ ناقص ظل ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کامل ظل قرار دیتے ہیں۔ لہذا کامل ظل کو ناقص ظل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ازالہ اوہام ص۱۳۹ کی ایک تحریر سے یہ استنباط کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ہمیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا نہیں مل سکتا۔ جب تک ہم اسے ظلی طور پر حاصل نہ کریں۔ اور اس لئے یہ نتیجہ پیش کیا تھا۔ کہ جب ہر مرتبہ شرف و کمال ظلی طور پر ہی مل سکتا ہے۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب کے استدلال کے ماتحت ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ واقعی طور پر امت محمدیہ کو کوئی مرتبہ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ کامل ظلی نبوت ان کے نزدیک واقعی نبوت نہیں ہے۔ اس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب تو خاموش ہو گئے۔ البتہ ڈاکٹر صاحب بڑے طمطراق سے اٹھے۔ مگر آئیں بائیں شائیں کر کے رہ گئے۔ اور مجھ سے یہ سوال کرنا شروع کر دیا۔ کہ کیا ظلی گدھا گدھا ہوتا ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس عبارت سے میں نے استدلال کیا تھا۔ وہ یہ ہے:۔

"کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے۔ ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

اس تحریر کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا یہ سوال تھا۔ کہ کیا مومن۔ صدیق۔ شہید۔ صالح۔ یا محدث ہونا کوئی درجہ شرف و کمال ہے یا نہیں؟ اگر ان کے مراتب شرف و کمال ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تو کیا مولوی محمد علی صاحب کے استدلال کے ماتحت یہ ایمان رکھا جائے۔ کہ امت محمدیہ میں نہ اب کوئی مومن ہو سکتا ہے۔ نہ صدیق شہید نہ صالح اور نہ محدث کیونکہ جب سب مراتب ظلی طور پر ہی ملتے ہیں۔ اور ظلی طور پر کسی مرتبہ کا ملنا ان کے نزدیک واقعی طور پر اس مرتبہ کا ملنا نہیں۔ تو صاف معلوم ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں نبی تو کجا مومن۔ صدیق۔ شہید اور صالح بھی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ غیر مبائعین کے نزدیک کامل ظلی نبی بھی حقیقت نبوت سے عاری ہے۔ اس لئے لازماً یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ ظلی مومن۔ ظلی صدیق۔ ظلی محدث۔ ظلی شہید و ظلی صالح بھی حقیقت ایمان۔ حقیقت صدیقیت و حقیقت محدثیت و حقیقت شہیدیت و حقیقت صالحیت سے عاری ہو گا۔ گویا امت محمدیہ میں واقعی طور پر کوئی مومن۔ صدیق وغیرہ نہ ہو سکے گا۔ لیکن اگر ظلی مومن۔ ظلی صدیق۔ ظلی شہید۔ ظلی صالح ظلی محدث۔ حقیقت ایمان و حقیقت صدیقیت و حقیقت شہیدیت و حقیقت صالحیت و حقیقت محدثیت سے عاری نہیں۔ تو کامل ظلی نبی۔ کیونکر حقیقت نبوت سے عاری ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر اسے واقعی نبی قرار نہیں دیا جا سکتا

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

یہ وہ کاری ضرب تھی۔ جو میں نے عقائد غیر مبائعین پر لگائی جس نے پیغام بلڈنگس کی بنیادوں کو ہلا دیا۔ اور ڈاکٹر صاحب

جیسے شخص نے قلم ہاتھ میں لیا۔ مگر اس قریب کے جواب میں ان کی تمام دماغی قابلیتیں جواب دے بیٹھیں۔ اور آپ اپنے مخصوص انداز میں تمسخر کرتے ہوئے صرف یہ سوال کر کے رہ گئے۔ کہ کیا ظلی گدھا گدھا ہوتا ہے۔ ذکر ہو رہا تھا مراتب شرف و کمال کے ظلی طور پر ملنے کا۔ مگر ڈاکٹر صاحب گدھے ہانکنے لگ گئے۔ گویا یہ بھی کوئی مرتبہ شرف و کمال ہے۔ استنباط ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے۔ جہاں مراتب شرف و کمال کا ذکر ہے۔ مگر تردید کے لئے ظلی گدھا پیش کیا جاتا ہے۔ گویا گدھے نے بھی اپنے اتباع کے لئے کسی شرف و کمال کا دروازہ کھول رکھا ہے ؎ بازی بازی بار یش بابا ہم بازی" اسی کو کہتے ہیں۔

اب میں سوال کے جواب کی طرف آتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب میرے اس استدلال سے یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ جب میرے نزدیک ظلی مومن مومن ہوتا ہے۔ اور ظلی نبی نبی ہوتا ہے تو ظلی حج کیوں اصلی حج نہ سمجھا جائے۔ اس کے متعلق مجھے بے ساختہ کہنا پڑتا ہے ؎

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

ڈاکٹر صاحب کا تجاہل

میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا۔ کہ ہر ایک ظل میں تمام حقیقت اصل کی پائی جاتی ہے۔ بلکہ خصوصیات کے لحاظ سے ظل کی متعدد اقسام ہیں۔ نہ ہر ایک ظلی مومن ایک مرتبہ کا ہوتا ہے۔ اور نہ ہر ایک ظلی نبی۔ جس طرح مومن کے کئی مدارج ہیں۔ جو بعض خصوصیات کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اس کی قسمیں بھی متعدد بن جاتی ہیں۔ چھ قسم کے مومن تو خود اللہ تعالےٰ نے سورہ مومنون کے شروع میں بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح ظلی نبی کی بھی خصوصیات کے لحاظ سے دو قسمیں ہو سکتی ہیں۔ کامل ظلی نبی جو ہمارے نزدیک واقعی نبی ہوتا ہے۔ غیر کامل ظلی نبی۔ جو ہمارے نزدیک جزدی نبی ہوتا ہے۔

پس جب ظلی مومن پر ڈاکٹر صاحب ظلی حج کا قیاس کرنے بیٹھے تھے۔ تو پہلے یہ تو سوچ لینا چاہیئے تھا۔ کہ یہ ظلی حج کس قسم کا ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے سالانہ جلسہ پر شمولیت کو ایک قسم کا ظلی حج قرار دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا فرض تھا کہ معلوم کرتے۔ کہ یہ ظلیت کی کونسی قسم ہے۔ سچی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب سب کچھ جانتے ہوئے تجاہل سے کام لیتے ہیں۔ جس کا علاج بجز خدا کے کسی ڈاکٹر اور طبیب کے پاس نہیں۔

ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون میں خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قادیان کا حج اصل حج نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ ادھورا اور نامکمل ہے۔ آپ کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"میاں محمود احمد صاحب نے ہمت کر کے ظلی حج تو قائم کرا دیا۔ "ظلی قبلہ" ایک تمہ ہو گا۔ کیونکہ حج بغیر قبلہ کے بے معنی ہے"

(پیغام صلح ۳۔ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۸۔ کالم ۲)

پھر کالم سوم کے آخری پیرا میں لکھتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں خلیفہ صاحب کو اگر یاد دہانی کرا دی جائیگی تو ظلی قبلہ کا اعلان ہونے پر اس خدا کے مقرر کردہ نئے حج کی تکمیل ہو جائے گی۔ ورنہ قادیان کے قبلہ ہوئے بغیر یہ نیا حج ادھورا اور نامکمل ہے"

قطع نظر تمسخر کے ڈاکٹر صاحب نے ان ہر دو حوالہ جات میں یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ قادیان کا ظلی حج ادھورا اور نامکمل ہے۔ بلکہ اس کے ادھورا ہونے کی وجہ بھی ساتھ لکھ دی ہے۔ پس جب ڈاکٹر صاحب خود سمجھتے ہیں۔ کہ یہ حج نامکمل اور ادھورا ہے۔ تو پھر کیا یہ تجاہل عارفانہ نہیں۔ کہ اسے ظلی نبی پر قیاس کر رہے ہیں۔ اور اس ظلی نبی پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل ظل ہونے کی وجہ سے نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے۔ ایک نامکمل چیز کا کامل چیز پر اس طرح قیاس کرنا جیسے ڈاکٹر صاحب قیاس کر رہے ہیں۔ بجز اس کے کچھ معنے نہیں رکھتا کہ ڈاکٹر صاحب کو اہل قلم ہونے کے باوجود قدرت کی طرف سے زیرکی سے کچھ کم حصہ ملا ہے۔ یا پھر ہمارے مقابلہ میں "عداوت محمود" ایدہ اللہ تعالےٰ جب اپنا کرشمہ دکھاتی ہے۔ تو خود اپنے لکھے ہوئے کے خلاف اسی حج کو جسے نامکمل لکھ چکے ہیں مکمل اور اصلی حج کی بجائے قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ آخر ڈاکٹر صاحب کے مضامین کو پڑھنے والے فہیم انسان ڈاکٹر صاحب کے ان متضاد بیانات و استدلالات سے ان کے متعلق کیا رائے قائم کرتے ہوں گے۔

ماحصل ہمارے جواب کا یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بیان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اصلی حج کا فریضہ بدستور قائم ہے۔ اور رہتی دنیا تک قائم رہے گا جس طرح نماز کا فریضہ ہے۔ اور یہ کہ قادیان میں آنا ایک قسم کا ظلی حج ہے۔ یعنی اس سے ایک حد تک حج کا ثواب ملتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں نفلی حج کے ثواب سے زیادہ ہے۔ لہذا اسے کامل ظلی نبوت پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر یہ ایک قسم کا ظلی حج کامل ظل ہوتا۔ تو ڈاکٹر صاحب اپنے قیاس میں کسی قدر حق بجانب قرار دیئے جا سکتے تھے۔ لیکن اب تو معاملہ ہی اور ہے۔

ہاں ہمارے عقیدہ کی رو سے یہ "ایک قسم کا ظلی حج" جسے ڈاکٹر صاحب خود ادھورا اور نامکمل اور تمہ کا محتاج کہہ چکے ہیں۔ اس ظلی نبی (جزدی نبی) پر قیاس کیا جا سکتا ہے جس نے ظلیت کے تمام مدارج طے نہ کئے ہوں۔ یا اس ظلی مومن پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جس نے مومن ہونے کے تمام مدارج کو طے نہ کیا ہو۔ یہ قیاس کسی قدر جائز اور درست ہوتا۔ مگر یہ ڈاکٹر صاحب کے مفید مطلب نہ تھا۔ خدا جانے عداوت محمود ایدہ اللہ اس نکتہ معرفت کی طرف پہنچنے سے مانع تھی۔ یا سمجھنے کے بعد تجاہل کے لئے مجبور کرتی تھی۔ بہر حال کسی بات کا نتیجہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب کا وہ قیاس ہرگز درست نہیں۔ جس پر انہوں نے اپنی دلیل کی بنیاد رکھی ہے۔

مسیح موعودؑ نبی کہلانے کے مستحق ہیں

ایک قسم کے ظلی حج کا اصلی حج کے مقابلہ میں نامکمل ہونا تو ناظرین کرام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان اور خود ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے معلوم کر چکے ہیں جس ظلی نبوت پر ڈاکٹر صاحب اسے قیاس کر رہے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ہے۔ جسے ہم واقعی نبوت سمجھتے ہیں۔ ذرا اس نبوت کے کامل ظل ہونے کی دلیل بھی سن لیں۔ تا ڈاکٹر صاحب کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی نبوت ظلی طور پر ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے" (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۳)

پھر فرماتے ہیں

"تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

ڈاکٹر صاحب! غور تو کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنے آپ کو نبی کہلانے کا مستحق کہیں مگر آپ لوگ صرف مجدد مجدد کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اور کبھی بھولے سے بھی آپ کو نبی نہیں لکھتے۔ یہ تفریط کی راہ کیوں اختیار کرتے ہو۔ آؤ آج بھی پہلے کی طرح پیغام صلح میں اعلان کر دو۔ کہ وہ دن پیغام صلح کے لئے کیسے جرأت کے دن تھے۔ جب اس نے کھلے لفظوں میں یہ اعلان کیا تھا۔ "ہم حضرت مرزا صاحب کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں" (پیغام صلح جلد اول نمبر ۴۲) اس سے قبل بھی بڑی جرأت سے اسی جلد کے ۳۵ نمبر میں یہ اعلان کیا تھا۔

"ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ چھوڑ نہیں سکتے"

مگر اب یہ جرأت مفقود ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (خاکسار قاضی محمد نذیر مولوی فاضل لائلپوری)

بہاولپور کا مقدمۂ فسخ نکاح

جرح کے متعلق مولوی جلال الدین صاحب شمس کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

غیر احمدی:- اگر کوئی شخص لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ احمد جری اللّٰہ پڑھتا ہے۔ تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

شمس:- اس کے متعلق قائل کی حیثیت کے مطابق فتوے دیا جائے گا۔ اگر وہ کلمہ طیبہ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ اس کلمہ کو دیتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں۔ لیکن اگر وہ احمد کو جری اللّٰہ مانتا ہے۔ اور اس کلمہ کو مستقل کلمہ قرار نہیں دیتا۔ تو وہ کافر نہیں

غیر احمدی:- احادیث متعارضہ کے متعلق ائمہ حدیث کا مسلک کیا ہے؟

شمس:- احادیث متعارضہ میں اگر کسی طرح تطبیق نہ ہو سکے۔ یا ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی جا سکے۔ تو ساقط ہو جائیں گی اور ہمارا اصول یہ ہے کہ جو حدیث ان دونوں میں سے قرآن مجید کے موافق ہو۔ اسے لے لیا جائے۔ اور مخالف کو چھوڑ دیا جائے

غیر احمدی:- آپ کے پاس اس اصول کے متعلق کوئی سند ہے؟

شمس:- رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تمہارے پاس میرے بعد بہت سی احادیث آئینگی پس جب تمہارے پاس کوئی حدیث آئے۔ تو اسے کتاب اللہ یعنے قرآن مجید پر عرض کرو۔ اگر اس کے موافق ہو۔ تو لے لو۔ ورنہ رد کر دو۔ یہ حدیث کتاب توضیح وتلویح اور اصول شاشی میں ہے

غیر احمدی:- کیا یہ دونوں کتابیں فن حدیث کی ہیں

شمس:- اصول فقہ کی ہیں

غیر احمدی:- کیا کوئی حدیث بلا سند معتبر ہو سکتی ہے

شمس:- ہاں بعض احادیث بلا سند معتبر ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو ائمہ اسلام نے لیا ہے

غیر احمدی:- اصول حدیث کی کتاب میں کیا یہ بات موجود ہے

شمس:- اصول حدیث کی کتاب شرح نخبۃ الفکر میں یہ بات موجود ہے

غیر احمدی:- کتاب دکھایئے

شمس:- آپ کتاب لائیں۔ میں اس سے حوالہ دکھا دونگا

غیر احمدی:- یہ آپ کا فرض ہے۔ کہ کتاب پیش کریں

شمس:- مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ آپ جرح میں کیا کیا سوال کریں گے۔ میں دنیا کی تمام کتابیں تو جمع کر کے نہیں لا سکتا تھا

(آخر تھوڑی رد وکد کے بعد مولوی صاحب شرح نخبۃ الفکر لے آئے۔ اور مولانا شمس صاحب نے انہیں حوالہ نکال کر دکھا دیا۔ اسی طرح دوسرے دن کتاب توضیح وتلویح لائے۔ تو شمس صاحب نے اس میں سے بھی حوالہ نکال دیا)

غیر احمدی:- کیا اعجاز احمدی مرزا صاحب کی کتاب ہے

شمس:- ہاں غیر احمدی ص۳۰ کی یہ عبارت پڑھ دیں

شمس:- مندرجہ ذیل عبارت اعجاز احمدی کی پڑھی۔

"ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن کریم کے مطابق ہیں۔ اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں"

شمس:- اس کے ساتھ کی عبارت کا پڑھنا بھی ضروری ہے

جج:- آپ کو جتنی عبارت پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے وہی پڑھیں

شمس:- اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ "خدا نے جا بجا میری وحی میں قرآن کریم کو پیش کیا ہے" تو گویا آپ کی وحی قرآن کے موافق ہے۔ اس کے معارض نہیں

جج:- آپ یہ عبارتیں بحث میں لا سکتے ہیں۔

غیر احمدی:- قرآن کی اصطلاح میں نبی کسے کہتے ہیں

شمس:- قرآن مجید کی اصطلاح میں نبی اور رسول ایک ہی ہے یعنی جو تعریف رسول کی ہے۔ وہی نبی کی ہے۔

غیر احمدی:- رسول کی تعریف کیا ہے۔

شمس:- آیت فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدا الا من ارتضیٰ من رسول کے مطابق جس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے بکثرت اظہار غیب ہو۔ وہ رسول ہے

غیر احمدی:- حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۶ میں بعنوان "خدا کی اصطلاح میں نبی کسے کہتے ہیں" یہ عبارت ہے۔ کہ "خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ کہ جو کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنے ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں"

شمس:- ہاں یہ عبارت حقیقۃ النبوۃ میں موجود ہے

غیر احمدی:- قرآن میں جہاں جہاں نبی کا لفظ آیا ہے کیا وہ انہی معنی میں ہے

شمس:- ہاں

غیر احمدی:- ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین میں بھی کیا نبی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے

شمس:- اس میں وہ معنے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اوپر بیان ہوئے

غیر احمدی:- کیا مرزا صاحب قرآن وحدیث کے بیان کردہ معنے کے اعتبار سے حقیقی نبی ہیں

شمس:- قرآن کریم کے بیان کردہ معنے کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے کہ آپ نے اس مرتبہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع سے حاصل کیا ہے۔ اور بغیر کسی جدید شریعت کے مامور ہوئے ہیں آپ مجازی نبی ہیں

غیر احمدی:- حقیقۃ النبوۃ میں کیا یہ عبارت ہے۔ کہ "شریعت اسلام نبی کے جو معنے کرتی ہے۔ اس معنے سے حضرت صاحب مجازی نبی نہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔"

شمس:- ہاں موجود ہے

غیر احمدی:- بروزی ظلی تشریعی اور غیر تشریعی کی اصطلاحات کیا قرآن کریم میں موجود ہیں

شمس:- تشریعی اور غیر تشریعی قرآن سے ثابت ہوتی ہیں۔ اور ظلی بروزی کے الفاظ بعینہٖ قرآن میں نہیں۔

غیر احمدی:- کیا احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں

شمس:- نہیں

غیر احمدی:- کیا مسلمانوں کی مسجد میں احمدی علانیہ نماز پڑھ سکتے ہیں

شمس:- پڑھ سکتے ہیں

غیر احمدی:- کیا احمدی غیر احمدی مسلمان کا جنازہ پڑھتے ہیں

شمس:- نہیں

غیر احمدی:- انوار خلافت ص۹۳ کی یہ عبارت پڑھ دیجئے کہ "اب ایک سوال رہ جاتا ہے"

شمس:- (عبارت پڑھ دی۔ کہ غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔)

غیر احمدی:- کیا غیر احمدی مسلمان۔ احمدیوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے

شمس:- میرے خیال میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

غیر احمدی:- وحی نبوت جاری ہے۔ یا مسدود

شمس:- وحی نبوت سے مراد اگر تشریعی اور بلا واسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ تو ایسی وحی بند ہے اور اگر اس سے وحی غیر تشریعی مراد ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں ہو۔ تو وہ جاری ہے۔

غیر احمدی:- خاتم النبیین اور لا نبی بعدی میں جو نبی کا لفظ ہے۔ اس میں تعمیم ہے۔ یا تخصیص

شمس:- اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ اور میں اپنے بیان میں اس کے متعلق مفصل لکھ چکا ہوں کہ لا نبی بعدی میں تخصیص کے ساتھ لفظ نبی کا استعمال ہوا ہے۔ یعنی ایسا نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مخالف اور آپ کی

257

اتباع سے فیض یافتہ نہ ہو۔ یا صاحب شریعت نبی ۔ نہیں آسکتا اسی طرح خاتم النبیین میں ایک لحاظ سے تعمیم اور ایک معنی کے لحاظ سے تخصیص ہے۔

غیر احمدی۔ کیا ایام الصلح مرزا صاحب کی کتاب ہے

شمس۔ ہاں

غیر احمدی۔ ایام الصلح کی یہ عبارت پڑھ دیجئے۔

شمس۔ "لیکن ختم نبوۃ کا بکمال تصریح ذکر ہے"

غیر احمدی۔ کیا محی الدین ابن عربی ۔ شیخ عبد القادر جیلانی ۔ مجدد الف ثانی اور امام عبد الوہاب شعرانی مسلمہ بزرگ ہیں

شمس۔ ہاں

غیر احمدی۔ مکتوبات مجدد الف ثانی صنا حصہ دوم کی یہ عبارت پڑھ دیجئے۔

شمس۔ "کلام محمد علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام درکار است نہ کلام محی الدین ابن عربی ۔"

غیر احمدی۔ مکتوبات جلد سوم صنے کی یہ عبارت پڑھ دیجئے۔

شمس۔ انبیا بکشوف خیالی ظہور شان ما علی الرسول الا البلاغ

غیر احمدی۔ شامی جلد ۳ صنہ ۲۹۲ کی عبارت بھی پڑھ دیجئے

شمس۔ فقد نقل عنہ انہ قال نحن قوم یحرم النظر فی کتبنا۔

غیر احمدی۔ کیا فتوحات مکیہ کا آپ نے بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔

شمس۔ بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا ۔ یعنی اول سے آخر تک بہ تمام وکمال اسے نہیں دیکھا۔

جج۔ بالاستیعاب کے کیا معنی ہیں۔

شمس۔ کامل طور پر اول سے لے کر آخر تک

غیر احمدی۔ فتوحات مکیہ کی کتنی جلدیں ہیں۔

شمس۔ چار

غیر احمدی۔ الیواقیت والجواہر کیا آپ نے ساری پڑھی ہے۔

شمس۔ ہاں چار پانچ سال ہوئے تمام پڑھی تھی۔

غیر احمدی۔ [illegible] ہیں کیا سارے خود پڑھ کر لکھے ہیں۔

شمس۔ ہاں خود پڑھ کر وہ حوالے میں نے درج کئے ہیں

غیر احمدی۔ کیا اصطلاحات صوفیا کی کسی کتاب کا آپ نے مطالعہ کیا ہے۔

شمس۔ اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں

غیر احمدی۔ ایمان اور اسلام کے متعلق جو امور آپ نے بیان کئے ہیں کیا وہ ضروری ہیں یا کافی

شمس۔ ایمان لانے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ میں نے بیان کر دی ہیں اور دوسری باتیں ان کے تحت میں آجاتی ہیں۔

غیر احمدی۔ کیا حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ ہے

شمس۔ حیات مسیح کا عقیدہ منجر الی الشرک ہے۔

غیر احمدی۔ کیا مرزا صاحب کی تعلیم کے بعد اب یہ عقیدہ مشرکانہ ہے۔

شمس۔ اس پر لفظ مشرکانہ کا اطلاق ہو سکتا ہے لیکن اگر ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ یہ عقیدہ رکھے تو اس پر مشرک کا لفظ ان معنوں میں نہیں بولا جائیگا جن معنوں میں شریعت نے استعمال کیا ہے۔

غیر احمدی۔ بغیر عقیدہ رکھنے کے زبان سے کہنا شرک ہے

شمس۔ ان معنوں سے جو اوپر بیان ہوئے مشرک نہیں لیکن یہ واضح کر دینے کے بعد کہ اس کا نتیجہ شرک ہے ۔ اور وہ شرک کی طرف لے جاتا ہے ۔ شرک کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے لیکن وہ احکام جو شریعت میں مشرک پر جاری ہوتے ہیں اس پر نہیں ہونگے۔

غیر احمدی۔ کسی عبارت پر فتویٰ مختلف حالات و توجیہات سے بدل سکتا ہے۔

شمس۔ بدل سکتا ہے۔

غیر احمدی۔ استفتاء صنہ ۳۹ کی عبارت پڑھ دیجئے۔

شمس۔ ومن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ ما مات الخ

غیر احمدی۔ ترجمہ کر دیجئے۔

شمس۔ "یہ گستاخی ہے کہ کہا جائے حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے یہ تو شرک عظیم ہے"

غیر احمدی۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے مسئلہ پر مرزا صاحب ایک مدت تک قائم رہے۔

شمس۔ رسمی طور پر آپ حیات مسیح کے عام مسلمانوں کی طرح ایک مدت تک قائل رہے۔

غیر احمدی۔ کیا اس مدت میں مرزا صاحب نبی تھے۔

شمس۔ اس وقت تک آپ نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا

غیر احمدی۔ اعجاز احمدی صنے پڑھ دیجئے۔

شمس۔ (عبارت پڑھ دی گئی ۔ جس میں ذکر ہے کہ میں بارہ برس تک اس عقیدہ پر قائم رہا)

غیر احمدی۔ صنے کی عبارت بھی پڑھ دیجئے۔

شمس۔ "جب تک خدا نے اس طرف توجہ نہ پھیری اور بار بار نہ سمجھایا ..."

غیر احمدی۔ مسیح موعود نبی ہے یا نہیں

شمس۔ مسیح موعود نبی ہیں لیکن جب تک آپ پر اس حقیقت کا انکشاف نہیں ہوا ۔ آپ نے اپنی نبوت کا اظہار نہیں کیا

غیر احمدی۔ کفر کی تعریف کیا ہے۔

شمس۔ کفر ایمان کے مقابلہ میں ہے ۔ اور کفر کے معنی عربی زبان میں انکار کے ہیں۔

غیر احمدی۔ کفر کے اصطلاحی معنے کیا ہیں۔

شمس۔ ایمان کی جو تعریف میں نے بیان کی ہے ۔ کفر اس کی ضد ہے ۔ اور کفر کا لفظ مومن پر بھی بولا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے ومن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ الخ یہاں مومن کو کافر بالطاغوت کہا گیا ہے ۔ پس کفر کی حقیقت نسبت کے لحاظ سے معلوم ہوگی جس کی طرف اس کی نسبت ہوگی اس کے لحاظ سے حکم دیا جائیگا۔

غیر احمدی۔ کفر شرعی کا لفظ مومن پر اصطلاحی طور پر بولا جا سکتا ہے۔

شمس۔ نسبت کے لحاظ سے بولا جا سکتا ہے ۔ (یعنی اصطلاحی طور پر نہیں)

غیر احمدی۔ ایمان کی تعریف کرتے ہوئے جو آمنوا باللہ کہا گیا ہے کیا اس میں ذات اور صفات دونو شامل ہیں۔

شمس۔ ہاں دونو شامل ہیں

غیر احمدی۔ قرآن اور احادیث میں جن صفات کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعارف کرایا گیا ہے ان پر ایمان لانا ضروری ہے

شمس۔ ضروری ہے۔

غیر احمدی۔ فتاویٰ عالمگیری کو آپ معتبر سمجھتے ہیں۔

شمس۔ بعض فتاویٰ درست ہیں ۔ بعض غلط

غیر احمدی۔ صنہ ۲۸۱ کی عبارت پڑھ کر اس کا ترجمہ کر دیجئے

شمس۔ "وہ شخص کافر ہوگا ۔ جو خدا تعالیٰ کو ایسی چیز کے ساتھ متصف کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں ۔ یا خدا تعالیٰ کے کسی نام کے ساتھ ہنسی کرے یا اس کے حکم یا وعدہ یا وعید کا انکار کرے ۔ یا اس کا شریک گردانے ۔ یا بیٹا یا بیوی بنائے ۔ یا اسے جہل ۔ نقص اور عجز کی طرف نسبت دے"

غیر احمدی۔ قل ھو اللہ احد میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ۔ ان کا ماننا کیا ضروری ہے

شمس۔ [illegible] ان کا ماننا ضروری ہے۔

غیر احمدی۔ لا الہ الا اللہ میں بھی کیا اسی قسم کی توحید مراد ہے جو اس صورت میں ہے۔

شمس۔ ہاں

غیر احمدی۔ لیس کمثلہ شیء کا ترجمہ کر دیجئے۔

شمس۔ اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں ۔ (باقی)

قادیان میں سکنی اراضی

اِس وقت قادیان کی نئی آبادی کے محلّہ جات دارالرحمت و دارالبرکات بالمقابل ریلوے سٹیشن میں چند عدد قطعات اراضی قابل فروخت موجود ہیں۔ جو احباب قادیان میں سکنی اراضی خریدنے کے خواہشمند ہوں وُہ اس مَوقعہ سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں فقط۔ والسلام

میرزا بشیر احمدؐ

قومی ترقی کا ایک راز

افراد قوم سے ساتھ تعاون کرنے میں بھی ہے۔ زمانے کی جنگ و جدل اور قوم قوم کی پکار نے ہر فرد، ہر قوم ہر ملک کو جگا دیا الحمدللہ۔ آپ کی بار بار عنایت نے مجھے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا اور میں اس قابل ہوا کہ

ہومیوپیتھک علاج او ہومیوپیتھک ادویات

کے فائدے دوسری ادویات اور طریقہ علاج کے مقابلے میں پیش کروں۔ ان ادویات کے زود اثر اور مجرب ہونے میں شک و شبہ نہیں۔ سینکڑوں ڈاکٹروں اور ہزاروں مریضوں کی بار بار تجربہ کی ہوئی ہیں۔ سب سے بہتر بات جو مجھے پسند ہے یہ ہے کہ گھونٹنے رگڑنے چھاننے کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نہ ہی کڑوی کسیلی ہوتی ہیں۔ کھانے میں مزیدار بچے اور بڑے شوق سے کھا لیتے ہیں۔ لطیف طبائع کو ناگوار نہیں ہوتی۔ اور نہ طبیعت ان کے کھانے سے اکتاتی ہے۔ پرہیز بھی سخت نہیں ہے۔ فائدہ بمقابلہ دوسری ادویات کے زیادہ کرتی ہیں۔ جسم پر برے اثرات نہیں کرتی۔ منگا کر تجربہ کریں۔ خدا شافی ہے۔ پتہ

ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ
متصل ریلوے سٹیشن چتوڑ گڑھ (میواڑ)

جو لوگ بیکار ہوں!

اور معمولی سرمایہ سے گھر بیٹھے تجارت کرنیکے خواہشمند ہوں یا ایسے لوگ جو اپنی تجارت بڑھانا چاہتے ہوں۔ یا برائے روزگار یا بغرض سیر و سیاحت کسی ملک میں جانا چاہتے ہوں۔ یا دنیا کی کسی مارکیٹ سے کوئی تجارتی تعلق قائم کرنا چاہتے ہوں۔ یا کوئی تجارتی مال و اسباب مثل کرچھرا، کپڑا، اجناس وغیرہ برائے خرید و فروخت منگانا چاہتے ہوں یا بغرض فروخت بھیجنا چاہتے ہوں۔

وہ مفصل قواعد مفت طلب کریں۔

معقول تنخواہ اور کمیشن پر ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

کمرشیل اینڈ انڈسٹریل کارپوریشن
رجسٹری شدہ انگلستان زیر پارلیمنٹ ایکٹ ۱۹۱۶ء
فورٹ بمبئی

Commercial & Industrial Corporation
Registered in England under the parliament act of 1916.
Fort Bombay.

سیکنڈ ہینڈ کتب کا لاثانی ذخیرہ

ہم سے انگریزی زبان میں ہر قسم کے علم و فن کی کتب، قسم قسم کے اچھوتے ناول افسانے اور قصے کہانیوں کی کتابیں جو آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ امریکہ و انگلستان کے بڑے بڑے مشہور اور بلند پایہ علمی ادبی اور افسانہ نویسی کے رسالے و میگزین ہر وقت سیکنڈ ہینڈ مل سکتے ہیں۔ تمام مال بالکل نئے کا سا ہوتا ہے۔ مگر قیمت میں نہایت ہی ارزاں دیا جاتا ہے۔ جو کتاب یا رسالہ موجود نہ ہو۔ اسے حتی الوسع مہیا کیا جاتا ہے۔ مطالعہ سے مفید سب [illegible]

دی گریٹ ویسٹ اینڈ سیکنڈ ہینڈ بک سٹورز
کتاب محل فورٹ بمبئی

نوٹ:۔ پتہ انگریزی میں لکھا جائے۔

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا ہیر این کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیٹ ہیر این

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص معزت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود دیہاں آ کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے

ہمارا پتہ یہ ہے:- **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی**

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین مشین سیوئیاں نکل پلیٹڈ (نوایجاد)
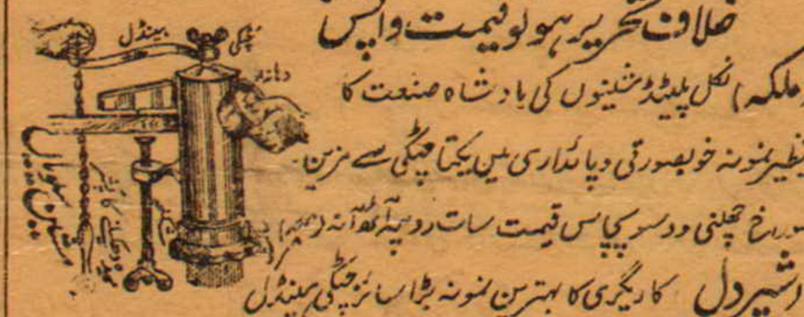
خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

(ملکہ) نکل پلیٹڈ مشینوں کی بادشاہ صنعت کا بینظیر نمونہ خوبصورتی و پائداری میں یکتا چینی سے مزین۔ سوراخ چھلنی و دس پچاس قیمت سات روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(شیر دل) کاریگری کا بہترین نمونہ بڑا سائز چینی ہینڈل ساگٹ پیتل کے بیرل واندرونی پیچ آہنی نہایت مضبوط کثرت سے مال نکالنے والی زنگین قیمت معہ چھلنی پیتل سوراخ پانچ سو۔ چھ روپے (ستے) قیمت معہ چھلنی آہنی سوراخ دو سو پچاس۔ پانچ روپیہ (صمہ) ہر مشین کے ہمراہ سوئی باریک و چھلنی اور میدہ دھکیلنے کا کارآمد پرزہ روانہ کیا جاتا ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ منٹوں میں سیروں تازہ بتازہ سیویاں اور بھونیاں تیار کر کے تناول فرمائیے۔ علاوہ ازیں آہنی رہٹ۔ آہنی خراس۔ بیلنہ جات۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب کیجئے۔ اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ (پنجاب)

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ انڈین کٹ پیس پارچہ کی تجارت قلیل سرمایہ ہر جگہ چلنے والی ہے۔ بیوپاریوں کی سہولت کیلئے چھوٹی چھوٹی گانٹھیں تین سو۔ دو سو اور یکصد روپیہ کی بھیجی جاتی ہیں۔ جن میں زنانہ مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ ہوتا ہے موسم بہار اور موسم گرما کا تازہ مال آگیا ہے۔ ذاتی ضرورت کیلئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ **امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱**

(رجسٹرڈ) عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب یرقان ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ **ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد کرتا ہے** وزن میں زیادتی۔ جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کر کے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ **بانجھ پن واٹھرا کی لاجواب دوا ہے**۔ قیمت پوری خوراک معہ شائع ۵ روپیہ۔ عرق نور۔ صرف بیماروں کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بیماریوں سے بچائے رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی بوتل یا پیکٹ عہ۔ تین بوتل للعہ

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان اور لوئر بازار شملہ

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے عنہ کے معہ فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے معہ کے صہ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند۔ ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی ایس سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف۔ صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت۔ **مینجر انڈین کارسپونڈنس کالج۔ بٹالہ (پنجاب)**

رشتہ کے لئے

دو خاندانی۔ اردو۔ فارسی اور قرآن شریف معہ ترجمہ پڑھی ہوئی لڑکیوں کے لئے کنوارے رشتے درکار ہیں۔ لڑکا مخلص احمدی خاندانی کافی تعلیم یافتہ اور باروزگار ہو۔ یو۔ پی اور دہلی کو ترجیح ہوگی۔ المشتہر:۔ خاکسار محمد اسحاق علی خاں احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت ہوا گھر آگرہ

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جرمنی میں نازیوں نے معاہدہ ورسائی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی فوجی طاقت میں جو اضافہ کر رکھا ہے اس نے یورپ کے سیاسی مطلع کو سخت غبار آلود کر دیا ہے۔ اور اس سے بالخصوص فرانس بے حد پریشان ہے۔ اس معاہدہ کے رو سے رائن لینڈ کے شہر کیل میں جرمن افواج نہیں جا سکتیں لیکن اس وقت وہاں ہٹلر کی طوفانی افواج مقیم ہیں۔ فرانس اور جرمنی میں جنگ چھڑ جانے کا زبردست امکان ہے۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے صدر جمہوریہ فرانس برطانیہ سے اس قسم کا معاہدہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ کہ مصیبت کے وقت اس کی امداد کی جائے۔ لیکن غالب خیال یہ ہے کہ برطانیہ حتی الوسع اس آگ میں نہیں کودیگا۔ البتہ مجلس اقوام کے مواعید و مواثیق کی وجہ سے اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان پر قائم رہیگا

برلن سے یکم اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح یہودیوں کے مقاطعہ کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ نازی سپاہی اپنی وردیوں میں ملبوس دکانوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کو آل انڈیا مسلم کانفرنس کے آنے والے اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

پنجاب کے ہندو۔ مسلمان اور سکھوں کے درمیان فرقہ وارانہ مصالحت کی خبریں بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں نے ایک صورت میں مخلوط انتخاب کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن ملک فیروز خان صاحب نون نے ایک اعلان میں اس کی تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ مسلمان مخلوط انتخاب کسی صورت میں منظور نہیں کر سکتے۔ نیز خالصہ دربار نے اعلان کیا ہے۔ وہ کسی قسم کی مفاہمت و مصالحت کے لئے تیار نہیں۔

احمد آباد سے یکم اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ صنعت پارچہ بافی کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے کارخانوں میں کپڑے کے بہت بڑے ذخیرے پڑے ہیں۔ اور اگر حالات اسی طرح رہے تو اختتام اپریل تک نصف کارخانے بند ہو جائینگے۔ اس کی وجہ غالباً جاپان کے سستے کپڑے کی آمد ہے۔

بنگال کونسل میں ۱۳ اپریل کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بتایا کہ اس وقت بنگال میں ۲۳۱۱ اشخاص نظر بند ہیں

سری نگر میں یکم اپریل کو کشمیری پنڈتوں کی پولیٹیکل کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر ان کے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو کانفرنس ہر کشمیری پنڈت کو میدان میں آنے کی دعوت دے گی۔ اور اس کے لئے انہیں جو بھی قربانی دینی پڑے گی۔ دینگے۔

پارلیمنٹ میں ۴ اپریل کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی میں کانگرسی لیڈروں کو شامل نہیں کیا جائیگا۔ اور اس سلسلہ میں حکومت کے رویہ میں تاحال کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

مقدمہ سازش گورداسپور کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ پانچ ملزم بری کر دئے گئے ہیں۔ ایک کو ۱۳ سال ایک کو گیارہ سال اور باقیوں کو ۶ سے ۹ سال تک مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی ہے

جموں سے ۴ اپریل کی خبر ہے کہ ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں حکم دیا گیا ہے کہ تمام مذہبی عمارات اور مقامات جو ریاست کے قبضہ میں ہیں ان فرقوں کو دیدئے جائیں۔ جن پر ان کا حق ہے۔:۔

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں پچھلے دنوں جو جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ اس کا احسن طور پر تصفیہ ہو گیا ہے۔ اور باہم مصالحت ہو گئی ہے۔ ۱۲۔ اپریل کو ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں صدر اور سکرٹری کا انتخاب کیا جائے گا۔ وہائٹ پیپر پر سالانہ اجلاس میں غور و خوض ہوگا۔

حکومت ہند نے جاپانی مال کی درآمد اور اس کے مقابلہ کے لئے اسمبلی میں اسی ہفتہ ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے

امریکہ کا بحری طیارہ "اکرون" جو دنیا میں سب سے بڑا طیارہ تھا۔ اس کے متعلق نیویارک سے ۴ اپریل کی خبر ہے۔ کہ ساحل جرسی سے کچھ فاصلے پر رات کے وقت سمندر میں گر گیا۔ اس حادثہ میں بہت سی جانیں تلف ہو گئی ہیں۔ تمام تر کوششیں صرف تین آدمیوں کو بچانے میں کامیاب ہوئیں۔ باقی سب ڈوب گئے۔

کلکتہ۔ ۵ اپریل۔ دو سر آدمی جن میں ڈاکٹر عالم اور مسز ارملا دیوی۔ مس جیوتی ترمیوے گنگولی اور ڈاکٹر بینرجی بھی شامل ہیں آج رہا کر دئے گئے ہیں۔ ان کو کلکتہ کانگرس کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں جو اور اشخاص گرفتار ہوئے تھے امید کی جاتی ہے کہ ان کو بھی جلد رہا کر دیا جائے گا۔

لاہور۔ ۴ اپریل۔ بابا چوہڑ سنگھ کو آج غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ ان کی بھوک ہڑتال کا آج ۱۱۷واں دن تھا اس نے جیل کی حالت کو بہتر بنانے کے نام سے بھوک ہڑتال کی تھی۔

پورنیا ۳ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مہم ایورسٹ کے دو ہوائی جہاز آج تقریباً تین گھنٹہ کی پرواز کے بعد کوہ ایورسٹ پر پہنچ گئے۔

نئی دہلی۔ ۵۔ اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں سوالات کے وقت ہوم سکرٹری نے اس سوال کا کہ وائٹ پیپر کے متعلق کانگرس کا نقطہ نگاہ کیا ہے؟ جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ انڈین نیشنل کانگرس کو خلاف قانون جماعت قرار نہیں دیا گیا۔ مگر فی الحال وہ ایک خلاف قانون تحریک کی حامی ہے۔ کیونکہ اس کی سرگرمیاں خلاف قانون مقاصد کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ مگر گورنمنٹ کو اس امر پر کوئی اعتراض نہیں کہ کانگرسی لیڈر جو جیلوں سے باہر ہیں وائٹ پیپر پر اپنے خیالات کی اشاعت کریں۔ اور اس پر تبادلہ خیالات کریں

لاہور۔ ۵۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے گورنر سر ایمرسن ۱۳ اپریل کو ہائی کورٹ میں چیف جسٹس کے سامنے حلف اٹھائیں گے اور گورنری کا چارج لیں گے۔

لاہور۔ ۴۔ اپریل۔ لاہور کی لارنس روڈ پر ایک معزز ہندو رئیس کے ہاں ڈاکہ ڈالا گیا۔ ڈاکو نہایت دلیری سے رات کے کوئی ساڑھے دس بجے کوٹھی میں گھس گئے۔ ڈاکو صرف دو تھے اور نہایت فیشن ایبل یورپین لباس پہنے ہوئے تھے۔ کوٹھی کے صحن میں گورکھا پہرہ دار بھی موجود تھا۔ لیکن وہ ان کے لباس سے مرعوب ہو گیا۔ ڈاکو شکل و شباہت سے بنگالی نظر آتے تھے۔ یہ ایک ایسے کمرے میں گھس گئے۔ جس میں ایک نوجوان خاتون تنہا تھی۔ انہوں نے پستول دکھا کر اس سے چابیاں مانگیں۔ خاتون مذکور ریوالور چلانا جانتی تھی۔ اس نے اپنے تکیہ کے نیچے سے طپنچہ نکالنا چاہا مگر اس کا ہاتھ بچہ کی ہوائی بندوق پر پڑا۔ یہی بندوق اٹھا کر اس نے ڈاکو کے دے ماری۔ ڈاکو کے چوٹ آئی۔ لیکن دوسرے ڈاکو نے لوہے کا کوئی بھاری آلہ خاتون کے سر پہ مارا۔ چوٹ کھا کر خاتون گری۔ تو اس کے منہ پر رومال رکھ دیا گیا۔ جس میں کلورافارم تھا خاتون اس کی وجہ سے بیہوش ہو گئی۔ ڈاکوؤں نے اس کی چابیاں لے کر کیش بکس کھولا۔ اس میں اوپر کے خانہ میں ایک ایک سو کے پانچ نوٹ تھے۔ اور نیچے زیور تھا۔ مگر ڈاکو اوپر سے نوٹ لے کر چمپت ہو گئے۔ ان کا سراغ تاحال نہیں ملا۔

ٹاٹا کے ہوائی جہازوں کو جو کراچی سے مدراس تک چلتے ہیں حیدر آباد دکن لے جانے اور حیدر آباد میں ایک "پرواز کلب" قائم کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ معتمد افواج نواب صمدیار خاں صاحب اور ٹاٹا کمپنی کے کارکنان میں گفت و شنید جاری ہے۔ قصر فلک نما کے قریب چمپا پیٹ کے مقام کو پسند کیا گیا ہے۔ عنقریب پوری سکیم حضور نظام کی حکومت کے سامنے بغرض ملاحظہ پیش کی جائے گی۔

ضلع گجرات کے بعض دیہات میں طاعون کے نمودار ہونے اور اس وجہ سے کئی اموات ہونے کی خبر ہے۔ اسی طرح ریاست جموں کے بعض علاقوں میں بھی طاعون پھوٹ پڑی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی